مشہور ثقافتی مراکز میں الحمرا تھیٹر، پنجاب آرٹس کونسل، لاہور میوزیم، شاکر علی میوزیم، فقیر خانہ میوزیم اور رفیع پیر تھیٹر گروپ شامل ہیں۔ انارکلی بازار خریداری کے لئے بہت مشہور ہے۔ لاہور میں بہت سے صوفیائے کرام کے مزارات ہیں جن میں حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت میاں میرؒ، مادھولال حسین بہت مشہور ہیں۔

۹۔ اپنے استاد کی زیرِ نگرانی ثقافتی دن منائیں جس میں تمام صوبوں کی ثقافت کا عکس دکھائی دے۔

ثقافت کسی ملک کے لوگوں کے رہن سہن کی عکاسی ہوتی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ کیا کھاتے ہیں، کیا پہنتے ہیں، رہن سہن کیسا ہے، تہوار کونسے ہیں، موسیقی کیسی ہے، کونسے جانور پالتے ہیں اور مجموعی طور پر انکا رہن سہن اور معاشرہ کیسا ہے۔ پاکستان چار صوبوں پر مشتمل گلدستہ ہے۔ جسمیں مختلف ثقافتیں ہیں، انکی زبان، لباس، رہن سہن، کھیل، تہوار، کھانا پینا اور دیگر امور میں تنوع اور مدت ہے۔ پاکستان کے صوبوں کی ثقافتی عکس دیکھنے کے لئے ثقافتی دن منایا گیا۔ جس میں پاکستان کے چاروں صوبوں کے سٹال لگائے گئے۔ جسمیں ان صوبوں کی ثقافتوں کے نمایاں پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا۔ بلوچستان کی ثقافت کو اجاگر کرنے کے لئے بچوں نے شلوار قمیص، پگڑی، شیشے کی کڑھائی والے کرتے پہنے۔ بلوچستان کے مشہور کھانے سجی، والاگ کو پیش کیا کچھ بچوں نے بلوچستان کے مشہور کھیلوں کے بارے میں بتایا اور چند طلبہ نے بلوچستان کا مشہور ڈانس پیش کیا بلوچستان کے گھروں کے ماڈل اور انکے مختلف میلے اور تہواروں کے بارے میں معلومات پیش کی گئیں اسطرح بلوچستان کی ثقافت کے بارے میں طلباء کو مکمل معلومات فراہم کی گئیں۔ بعدازاں خیبر پختونخواہ کی ثقافت کو پیش کرنے کی باری آئی۔ طلباء و طالبات نے شلوار قمیص، قراقلی ٹوپی، کڑھائی والی قمیص بمعہ شلواریں اور دوپٹہ لئے طالبات سامنے آئیں۔ طلباء و طالبات بہت خوبصورت لگ رہے تھے پھر خیبر پختونخواہ کے مشہور ڈانس خٹک ڈانس، محسود ڈانس کا مظاہرہ کیا گیا۔ جس سے باقی طلبہ بہت محظوظ ہوئے۔ بعدازں خیبر پختونخواہ کے کھانوں چپلی کباب تکہ، لمبے روغنی نان، حلوہ، کبالہ پلاؤ اور قہوہ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ موسیقی میں خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا کا کلام پیش کیا گیا۔ خیبر پختونخواہ کے مشہور کھیل بزکشی، فٹ بال، کرکٹ، والی بال وغیرہ کے بارے میں آگاہی دی گئی۔

سندھ کی ثقافت کو پیش کرنے کے لئے لڑکوں نے شلوار قمیص کے ساتھ اجرک اور سندھی ٹوپی اور لڑکیوں نے شلوار قمیص اور اجرک پہنی ہوئی تھی۔ سندھی کھانوں میں سندھی بریانی گوشت، کباب شامل تھے۔ سندھ کے مشہور کھیلوں میں ملاکھڑا، فٹ بال، والی بال، کے بارے میں بتایا جارہا تھا۔ سندھ کے مشہور صوفی بزرگ شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سخی شہباز قلندر کے بارے میں انکے مزاروں کے ماڈل پیش کیے گئے۔

آخر میں پنجاب کی ثقافت کو پیش کیا گیا۔ لڑکوں نے کرتے اور تہمد اور لڑکیوں نے شلوار قمیص اور گھاگھرے پہنے تھے۔ پنجاب کے مشہور کھانوں میں پراٹھے، حلوہ پوری، دال مکھنی، مکئی کی روٹی، گندلوں کا ساگ، لسی، مکھن اور دیگر مزیدار کھانے ہیں۔ مشہور کھیلوں میں کبڈی، والی بال، فٹ بال، گلی ڈنڈا، پٹھو گرم، لوڈو، چھپن چھپائی اور رسی پھلانگنا ہیں مشہور ڈانس میں بھنگڑا، لڈی، گدا، جھومر، ککلی، دھمال اور سمی شامل ہیں۔ اسطرح پاکستان کے چاروں صوبوں کی ثقافتوں کے بارے میں معلومات پیش کی گئیں جس سے دیگر طالبعلموں نے بہت لطف اٹھایا۔

سبق نمبر 7

نشانِ حیدر

مرکزی خیال

اس سبق میں پاکستان فوج کے ان عظیم اور بہادر سپوتوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے وطن کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ مختلف جنگوں میں پیش کیا اور انہیں ان کی اس عظیم قربانی اور شاندار بہادری کے صلے میں افواج پاکستان کا سب سے بڑے فوجی اعزاز ''نشانِ حیدر'' سے نوازا گیا اب تک پاکستان فوج کے دس اور پاک فضائیہ کے ایک پائلٹ آفیسر کو اس فوجی اعزاز سے نوازا گیا۔

خلاصہ

اس سبق میں وطن کی حفاظت کی خاطر اپنی جان قربان کرنے والے ان تین بہادر سپوتوں کا ذکر ہے جن کا پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر سے نوازا گیا ہے ان میں میجر محمد اکرم شہید کا ذکر ہے جو 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے علاقے ہلی کے محاذ پر دشمن کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے 5 دسمبر 1971ء کو شہید ہوئے۔ میجر محمد اکرم شہید 4 اپریل 1937ء کو ڈنگہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی اور پھر ملٹری کالج سرائے عالمگیر سے میٹرک پاس کیا۔ 1963ء میں پاک فوج میں شامل ہوئے۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں ظفروال سیکٹر میں خدمات انجام دیں اور 1971ء میں مشرقی پاکستان میں "ہلی" کے محاذ پر بھارتی فوج کی پیش قدمی روک کر دشمن کے اوسان خطا کر دیے۔ انہیں مشرقی پاکستان میں ہی دفنایا گیا لیکن بعداز کے آبائی علاقے جہلم میں ان کی یادگار تعمیر کی گئی۔

دوسرے شہید پائلٹ آفیسر راشد منہاس ہیں جنکا تعلق پاک فضائیہ سے ہے۔ 17 فروری 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئے 1971 میں بطور پائلٹ بھرتی ہوئے۔ 20 اگست 1971ء کو ایک تربیتی پرواز کے دوران انکا انسٹرکٹر زبردستی کاک پٹ میں داخل ہوا اور جہاز کا رُخ بھارت کی طرف موڑ دیا۔ پائلٹ آفیسر راشد منہاس نے وطن پر جان قربان کرتے ہوئے جہاز کا رخ زمین کی جانب موڑ دیا اور جہاز کو تباہ کر دیا لیکن دشمن ملک لے جانے کی کوشش ناکام بنا دی انہیں اس بے مثال قربانی پر "نشان حیدر" سے نوازا گیا۔

تیسرے نشان حیدر شہید میجر شبیر شریف ہیں جو 28 اپریل 1943ء کو ضلع گجرات کے گاؤں کنجاہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم راولپنڈی سے حاصل کی پھر کوئٹہ سے سینئر کیمرج کا امتحان پاس کیا۔ 19 اپریل 1964ء کو پاک فوج میں شمولیت اختیار کی ان کے والد فوج میں میجر تھے انکے ماموں میجر راجہ عزیز بھٹی نے بھی نشان حیدر حاصل کیا اور انکے چھوٹے بھائی پاک آرمی کے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل راحیل شریف تھے 1965ء کی جنگ میں بحیثیت سیکنڈ لیفٹیننٹ شریک ہوئے۔ 1971ء کی جنگ میں ہیڈ سلیمانکی کے علاقے کو دشمن سے آزاد کرایا اور اس دوران شہادت پائی۔ آپ کو ان گراں قدر خدمات پر سب سے بڑا فوجی اعزاز نشان حیدر سے نوازا گیا۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **شہید کسے کہتے ہیں؟**

جواب: شہید وہ بہادر مسلمان ہوتا ہے جو دفاع وطن کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے اور دشمن سے لڑتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔

○ **غازی کسے کہتے ہیں؟**

جواب: کفار کے ساتھ جنگ میں دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے جو مسلمان سپاہی میدان جنگ سے زندہ لوٹ آئے اسے غازی کہتے ہیں۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اعزازات	عزت والے رتبے	شمولیت	شامل ہونا
ہمہ جہت	ہر طرف	پیش قدمی	آگے بڑھنا
انکسار	عاجزی	بعدازں	اسکے بعد

پڑھنے کے دوران میں

○ **پاک فضائیہ کے کس آفیسر کو نشان حیدر ملا؟**

جواب: پائلٹ آفیسر راشد منہاس پاک فضائیہ کے وہ واحد آفیسر میں ہیں جنہیں نشان حیدر کا اعزاز ملا۔

○ **میجر شبیر شریف شہید کی کھیلوں میں دلچسپی کس نوعیت کی تھی؟**

جواب: میجر شبیر شریف شہید کی کھیلوں میں دلچسپی انتہائی درجے کی تھی۔ ایک دفعہ کھیلوں کے مقابلے میں تقریباً تمام کھیلوں میں حصہ لیا اور سب میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کیسے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے؟

جواب: پاک وطن کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جان کی قربانی دینے والوں کو ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔

(ب) ''ہیرو آف بلی'' کے لقب سے کسے یاد کیا جاتا ہے اور کیوں؟

جواب: ''ہیرو آف بلی'' کے لقب سے میجر محمد اکرم شہید کو یاد کیا جاتا ہے کیوں کہ 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے علاقے ہلی کے محاذ پر انہوں نے اپنے سے کئی گناہ زیادہ بھارتی فوج کی پیش قدمی رک کر دشمن کے اوسان خطا کر دیے۔

(ج) راشد منہاس نے دشمن کا ارادہ کیسے خاک میں ملایا؟

جواب: دوران تربیتی پرواز انکے انسٹرکٹر نے جہاز کا رخ ہندوستان کی طرف موڑ دیا۔ نوجوان راشد منہاس نے دشمن کا ارادہ بھانپتے ہوئے اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے جہاز کا رخ زمین کی طرف موڑ دیا اور اسطرح اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جہاز کو دشمن کی طرف نہ جانے دیا۔

(د) میجر شبیر شریف شہید نے کس طرح جام شہادت نوش کیا؟

جواب: 1971ء کی جنگ میں بھارتی فوج نے ہیڈ سلیمانکی پر قبضہ کر لیا۔ میجر شبیر شریف نے بہترین حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے ہندوستانی فوج سے قبضہ چھڑا لیا اس دوران انہیں ہندوستان فوج کے ٹینک کا گولہ لگا انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

(ہ) میجر محمد اکرم کی اپنے استاد کے احترام کی مثال پیش کریں۔

جواب: پاک فوج میں میجر بننے کے بعد جب اپنے گاؤں گئے تو وہاں انکی ملاقات اپنے پرائمری کے استاد سے ہوئی تو وہ اُن سے نہایت ادب کے ساتھ ملے جب آپ کے استاد نے آپ کو میجر کہہ کر مخاطب کیا تو آپ نے انتہائی انکسار سے عرض کیا کہ مجھے آپ صرف اکرم کہیں۔ میں آپکا وہی چھوٹا سا شاگرد اکرم ہوں۔ میجر تو میں فوج میں ہوں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ میجر شبیر شریف شہید کا سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل راحیل شریف سے رشتہ تھا:

i. بڑے بھائی ii. چھوٹے بھائی

iii. بھانجے iv. باپ

جواب: i. بڑے بھائی

ب۔ راشد منہاس کو تصاویر جمع کرنے کا شوق تھا:

i. کاروں کی ii. جہازوں کی

iii. ٹرکوں کی iv. موٹر سائیکلوں کی

جواب: ii. جہازوں کی

ج۔ میجر محمد اکرم کو یہاں سپرد خاک کیا گیا:

i مغربی پاکستان ii. مشرقی پاکستان

iii. ہندوستان iv. ایران

جواب: ii. مشرقی پاکستان

د۔ میجر محمد اکرم نے 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران اس علاقے میں دشمن کا مقابلہ کیا:

i. ہیڈ سلیمانکی ii. برکی

iii. کارگل iv. ظفروال سیکٹر

جواب: iv. ظفروال سیکٹر

سنیے اور بولیے

۳۔ ایک طالب علم درج ذیل پیراگراف کو پڑھے باقی طلبہ ان کے زبانی جوابات دیں۔

کیپٹن کرنل شیر خان شہید خیبر پختون خوا کے ضلع صوابی

www.downloadclassnotes.com

کے ایک گاؤں نواں کلی میں پیدا ہوئے جس کا موجودہ نام کلی شیر خان ہے۔ کیپٹن شیر خان چار بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ اُنھوں نے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں شمولیت اختیار کی۔ کیپٹن شیر خان اپنے آفیسرز اور ساتھیوں کے درمیان بھی بہت مشہور تھے، اُنھوں نے 1999ء میں بھارت کے خلاف کارگل کے معرکے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے پاک فوج کا اعلیٰ ترین اعزاز ''نشانِ حیدر'' حاصل کیا۔

(الف) کیپٹن شیر خان پاکستان کے کس صوبے میں پیدا ہوئے؟

جواب: کیپٹن شیر خان پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ میں پیدا ہوئے۔

(ب) نواں کلی کا موجودہ نام کیا ہے؟

جواب: نواں کلی کا موجودہ نام کلی شیر خان ہے۔

(ج) کیپٹن شیر خان کو نشانِ حیدر کیوں دیا گیا؟

جواب: کیپٹن شیر خان کو 1999ء میں بھارت کے خلاف کارگل کے معرکے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے پر پاک فوج کا اعلیٰ ترین اعزاز ''نشانِ حیدر'' دیا گیا۔

زبان سیکھیے

۴۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف بنائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	مترادف	جملے
عاجز	مسکین	ہمیں مسکین لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔
آرام	سکون	سکون تو صرف عبادتِ الٰہی میں ہے۔
تلاش	کھوجنا	چور کی کھوج میں پولیس اسکے گاؤں گئی۔
چاق و چوبند	تیز طرار	پولیس کے تیز طرار دستے نے گورنر کو سلامی دی۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد بنائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	متضاد	جملے
شر	خیر	ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا چاہیے۔
شہید	غازی	غازیوں کو بھی ہمیں دل سے عزت دینی چاہیے۔
معمولی	بیش قیمت	بادشاہوں کے پاس بیش قیمت ہیرے جواہرات ہوتے ہیں۔
مجازی	حقیقی	ہمیشہ حقیقی عشق کرنا چاہیے۔
انصار	مہاجر	افغانستان سے لاکھوں مہاجر پاکستان آئے۔

سوچیے اور لکھیے

۶۔ حبِ وطنی پر ۲۵۰ تک الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

حدیث پاک ﷺ میں ہے کہ ''حب وطن من الایمان'' وطن کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ انسان کے قدم جس جگہ پر رہتے ہوں، کسی جغرافیائی سرحد سے اس کا تعلق ہو، کسی خطۂ ارض کو اپنا کہے، وہی اس کا وطن ہوتا ہے۔ اپنی سرزمین سے ہر انسان کو دلی محبت ہوتی ہے۔ یہ دلی محبت ریاکاری یا دکھاوے پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے صداقت اور خلوص ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جو اس کے ہر قطرۂ خون کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس جذبے کو کوئی نہیں دبا سکتا اور کوئی شکست سے دوچار نہیں کر سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پوری دنیا میں مادرِ وطن، مدر لینڈ، جنم بھومی اور دھرتی ماتا کا تصور کیوں کر موجود ہوتا۔ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو بچے کو جنم دیتی ہے۔ اسے کھلاتی ہے پلاتی ہے۔ اس کی پرورش کرتی ہے۔ اسے تعلیم دیتی ہے اس کی حفاظت کرتی ہے اور جب سرزمین پر انسان جنم لیتا ہے وہ سرزمین بھی اپنی گود اس انسان کے لئے وا کر دیتی ہے۔ اسی طرح سرزمین کی ہوائیں، فضائیں، دریا اور درخت غرض ہر ہر نعمت انسان کو جسمانی اور روحانی غذا فراہم کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کے لئے وطن بھی ماؤں جیسا ہوتا ہے۔

حبِ وطن کا جذبہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں ہوتا۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے۔ یہ جذبہ ہر ذی روح اور جان دار کے

خون میں شامل ہوتا ہے اور یہ بات اس کی فطرت میں موجود ہوتی ہے کہ جہاں رہے اس کی ایک ایک شے کی محبت میں گرفتار رہے۔ آپ چڑیوں کی زندگی کا مشاہدہ کریں پہلے تو انہیں اس بات کی فکر لاحق ہوتی ہے کہ کسی جگہ اپنا آشیانہ تیار کرلیں۔ وہ آشیانہ ان کے لئے ایک زمین کا ٹکڑا ہے اور وہی ان کا وطن ہے۔ پہلے تو وہ تنکا تنکا جمع کرتی ہیں اور پھر ان سے بڑی فنکاری اور مہارت سے گھونسلہ بنتی جاتی ہیں۔ انہیں علم ہوتا ہے کہ یہی چار تنکوں کا گھر ان کے لئے آرام وسکون اور تحفظ کا باعث بنے گا۔

شیر، چیتے اور ہاتھی کا وطن جنگل ہے۔ انہیں اگر جنگلوں سے لاکر لوہے کے جنگلوں میں قید کر دیا جائے تو ان کے دلوں سے جنگل کی محبت محو نہیں ہوسکتی۔ ان کا دل ہر لمحہ جنگل کی سی آزادی اور ماحول کو ترسے گا۔ اسی طرح اونٹ کے دل میں اپنے وطن (صحرا) کی محبت رچی بسی ہوتی ہے۔ اونٹ کو دنیا کے کسی مقام پر لے جایا جائے لیکن اسے جتنا سکون اور جتنی آسائش صحرا میں ملے گی کسی اور جگہ حاصل نہیں ہوسکتی۔

بعض اوقات اپنے وطن میں رہنے کے لئے حالات سازگار نہیں رہتے۔ اسے نقل مکانی کرنا پڑتی ہے۔ یہ ابتدا ہی سے ہوتا آیا ہے کہ انسان قحط، بیماری، وبا، اور رزق کی خاطر اپنی سرزمین، اپنا ملک اور اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات جنگلوں کی وجہ سے بھی انسان اپنے وطن کو خیر آباد کہہ دیتا ہے۔ بعض لوگوں کے ہاں دوسرے ملکوں کی سیر وسیاحت کرنا، نوکری یا کاروبار کرنے کا شوق بھی پایا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے ملک اور وطن سے دور اپنی بستیاں بسا لیتے ہیں۔ ان کے دلوں کی کیفیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان میں اپنے وطن اور ملک کی محبت اور کشش بے پناہ ہوتی ہے۔ وہ روپے پیسے کی فراوانی کی وجہ سے خوشحالی کی زندگی گزار رہے ہوں گے لیکن جس طرح وہ اجنبی لوگوں اور اجنبی در و دیواروں میں زندگی کے شب و روز اور ماہ و سال گزارتے ہیں، اس کے بارے میں صرف خدا جانتا ہے یا وہ خود۔ لوگ پیرس کے بڑے بڑے عالی شان ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہوئے اپنے وطن عزیز کی تنور کی روٹی، خربوزوں اور لسی کو یاد کرتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے ملکوں کی جھیلوں، آبشاروں، دریاؤں اور سمندروں کا نظارہ کرتے ہوئے اپنے وطن کی نہروں کی روانی، باغوں کی خوبصورتی، ہری بھری فصلوں، اپنے گھر والوں اور دوست احباب کی محفلوں کو یاد کرکے آنسو بہاتے ہیں۔ وطن کی پگڈنڈیاں لندن کی سنگِ مرمر کی سڑکوں سے زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہیں کیونکہ وطن میں اپنائیت ہوتی ہے اور پردیس میں اجنبیت۔

عمل کیجیے

۷۔ ''شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے'' کے موضوع پر تقریر کریں۔

جواب: جنابِ صدر!

آج مجھے جس موضوع پر تقریر کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے اسکا عنوان ''شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے'' شہید وہ عظیم انسان ہوتا ہے جو کافروں کے ساتھ جنگ میں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے اپنے دین اور وطن کو بچاتا ہے جان کا نذرانہ پیش کرنا قربانی کی انتہا ہے۔ دین اسلام کو بچانے کی خاطر جب سے پہلے جنگ بدر میں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے دین اسلام کو بچالیا۔ بعدازاں جنگ اُحد، جنگ خندق اور دیگر غزوات میں بھی مسلمانوں نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور شہادت کا رتبہ حاصل کیا شہادت ایک عظیم قربانی ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' کہ اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے'' لہٰذا شہید ظاہری طور پر تو دنیا سے پردہ فرما جاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔

جناب والا! پاکستان بننے کے بعد ہمیں اپنے سے بڑے دشمن کا سامنا رہا ہے۔ جس نے ہماری آزادی اور خودمختاری کو کبھی تسلیم نہیں کیا اور اسکی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ وہ ہمیں تباہ و برباد کردے لیکن وطن کے شیر دل اور بہادر جوان سرحدوں پر ہر وقت اسکے ناپاک عزائم خاک میں ملانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور اسکے راستے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہیں 1965ء کی جنگ میں پاک فوج

کے سرفروستوں نے اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کا دلیری اور بے جگری سے مقابلہ کیا اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے لاہور، سیالکوٹ، قصور، چونڈہ اور کشمیر کے محاذوں پر دشمن کو پسپا کر دیا وطن کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے شہیدوں کی بدولت ہی پاکستان کے عام شہری چین کی نیند سوتے ہیں۔ اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے چونڈہ کے محاذ پر اپنے جسموں سے بم باندھ کر ٹینکوں کے آگے لیٹ گئے اور شہادت کا عظیم رتبہ حاصل کیا اور اپنی جان خدائے تعالیٰ کے راستہ میں نچھاور کر دی کہ انکا وطن اور اس میں بسنے والی کروڑوں لوگ چین اور اطمینان سے آزادی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں یہ ان گمنام شہدا کی بدولت ہی ممکن ہوا کہ دشمن کسی بھی مقام پر سرحد عبور نہ کر سکا اور اسے ناکام و نامراد پیچھے ہٹنا پڑا۔

صدر ذی وقار! 1971ء کی جنگ ہو یا سیاچن کا معرکہ یا کارگل کا معرکہ ہمارے دلیر بیٹوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دئے۔ تاکہ انکے ہم وطن محفوظ رہیں۔

اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے تیرے جانباز چلے آتے ہیں

آج بھی سیاچن اور کارگل کی برف پوش وادیوں سے لیکر وزیرستان اور کشمیر کے پہاڑوں تک وطن کے یہ بیٹے اپنی ماں دھرتی کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔

جناب والا! شہید کی موت بہت عظیم ہوتی ہے کیونکہ اُسکی شہادت کے پیچھے اسکے ہم وطنوں کی زندگی ہوتی ہے۔ سکون ہوتا ہے امن ہوتا ہے اور وہ بے خوف و خطر اپنے کارہائے زندگی انجام دیتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انکے شیر دل اور جری بھائی اور بیٹے سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہر دم چوکس اور تیار رہتے ہیں اور ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور وقت آنے پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہادت جیسا عظیم رُتبہ حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام شہیدوں کے رتبے بلند کرے اور انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

پاکستان زندہ باد   پاک فوج پائندہ باد

۸۔ پاکستان میں بہادری اور شجاعت کے لئے جو اعزازات دئے جاتے ہیں ان کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں بہادری اور شجاعت کے لئے دئے جانے والے اعزازات درج ذیل ہیں۔

۱۔ نشان حیدر: یہ اعلیٰ ترین اعزاز پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۲۔ ہلال جرأت: یہ اعزاز بھی پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۳۔ ستارہ جرأت: ستارہ جرأت بھی بہادری کا اعزاز ہے جو پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کو میدان جنگ میں خدمات انجام دینے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۴۔ تمغہ جرأت: یہ اعزاز بھی افسروں اور جوانوں کو میدان جنگ میں کارنامے سرانجام دینے پر عطا کیا جاتا ہے۔

۵۔ ستارۂ شجاعت: یہ اعزاز بہادری کا مظاہرہ کرنے والے سویلین لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

سبق نمبر8

ملی نغمہ

شاعر کا تعارف

ساقی جاوید معروف شاعر ہیں۔ آپ کراچی ریجن کے مختلف سیکنڈری اسکولوں میں تدریس کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ بعد میں صدر مدرس کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کی شہرت کی اصل وجہ قومی نغمے ہیں جن میں سے ایک نغمہ چاند میری زمیں پھول میرا وطن ہے۔ محنت اپنی آن بھی آپ کی مشہور نظم ہے۔ قومی جذبہ، حب الوطنی اور اتحاد آپ کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

مرکزی خیال

میرے وطن کی زمین چاند اور میرا وطن پھول ہے۔ میرے وطن کے کھیتوں کی مٹی میں قیمتی موتی پوشیدہ ہیں۔ کشتی چلانے والے